بقرہ کا قصہ (البقرۃ:67-69)

وَاِذْ قَالَ مُوْسٰى لِقَوْمِهٖٓ اِنَّ اللّٰهَ يَاْمُرُكُمْ اَنْ تَذْبَحُوْا بَقَرَةً ؕ

اور جب کہا	موسیٰ نے	اپنی قوم سے:	بیشک اللہ	حکم دیتا ہے تمہیں	کہ تم ذبح کرو ایک گائے،

قَالُوْٓا اَتَتَّخِذُنَا هُزُوًا ؕ قَالَ اَعُوْذُ بِاللّٰهِ اَنْ اَكُوْنَ مِنَ الْجٰهِلِيْنَ 67

انہوں نے کہا:	کیا تو بناتا ہے ہمیں	ہنسی مذاق؟	اس نے کہا: میں اللہ کی پناہ میں آتا ہوں	(اِس سے) کہ میں ہو جاؤں	جاہلوں میں سے۔

قَالُوا ادْعُ لَنَا رَبَّكَ يُبَيِّنْ لَّنَا مَا هِيَ ؕ قَالَ اِنَّهٗ يَقُوْلُ

انہوں نے کہا:	ہمارے لیے دعا کریں	اپنے رب سے	کہ وہ بتائے ہمیں	کہ کیسی ہو وہ (گائے)؟	اس نے کہا: بیشک وہ فرماتا ہے

اِنَّهَا بَقَرَةٌ لَّا فَارِضٌ وَّلَا بِكْرٌ ؕ عَوَانٌۢ بَيْنَ ذٰلِكَ ؕ فَافْعَلُوْا مَا تُؤْمَرُوْنَ 68

کہ وہ گائے	نہ بوڑھی ہو	اور نہ چھوٹی عمر کی،	دونوں کے درمیان ہو،	پس کرو	وہ جس کا تم کو حکم دیا جا رہا ہے۔

قَالُوا ادْعُ لَنَا رَبَّكَ يُبَيِّنْ لَّنَا مَا لَوْنُهَا ؕ قَالَ اِنَّهٗ يَقُوْلُ

انہوں نے کہا:	دعا کریں ہمارے لیے	اپنے رب سے	کہ وہ بتائے ہمیں	کہ کیسا ہو اس کا رنگ؟	اس نے کہا:	بیشک وہ فرماتا ہے

اِنَّهَا بَقَرَةٌ صَفْرَآءُ ۙ فَاقِعٌ لَّوْنُهَا تَسُرُّ النّٰظِرِيْنَ 69

کہ وہ	گائے ہو زرد رنگ کی،	خوب گہرا ہو	اس کا رنگ،	اچھی لگتی ہو	دیکھنے والوں کو۔

مختصر شرح

- یہ قصہ بتلاتا ہے کی بنی اسرائیل اللہ اور اس کے عظیم پیغمبر حضرت موسیٰ کے ساتھ انتہائی بد اخلاقی کے ساتھ پیش آتے تھے۔
- اِنَّ اللّٰهَ يَاْمُرُكُمْ...: یہ حکم بالکل واضح تھا، اور یہ حکم موسیٰ کی طرف سے نہ تھا کیونکہ موسیٰ نے کہا: یقیناً اللہ تمہیں حکم دیتا ہے!
- اَتَتَّخِذُنَا هُزُوًا...: بنی اسرائیل کا رویہ انتہائی غیر اخلاقی اور مجرمانہ تھا، انہوں نے اللہ کے نبی کا ذرا بھی احترام نہ کیا! حالانکہ ابھی ابھی انہیں موسیٰ کے ساتھ فرعون سے نجات ملی تھی، موسیٰ ہی کی وجہ سے انہوں نے حیرت انگیز معجزے بھی دیکھے تھے، لیکن وہ سب کچھ بھول گئے۔ انہیں کم از کم اتنا بھی خیال نہیں آیا کہ وہ خود اپنی نجات کا سبب بننے والے انسان کی عزت کر سکیں۔ اور سب سے اہم بات یہ کہ انہیں اللہ تعالیٰ کا بھی لحاظ نہیں رہا جس نے ان کو بے شمار نعمتوں سے نوازا تھا۔
- ادْعُ لَنَا رَبَّكَ...: انہوں نے اپنے بے ہودہ رویے پر باقی رہتے ہوئے پھر سے سوال کیا: اے موسیٰ! ذرا اپنے رب سے پوچھو! گویا کہ اللہ ان کا رب نہیں ہے!
- يُبَيِّنْ لَّنَا مَا هِيَ...: یہ سوال غیر ضروری تھا۔ اللہ نے ایک گائے ذبح کرنے کا حکم دیا تھا تو وہ کوئی ایک گائے ذبح کر دیتے۔
- اِنَّهٗ يَقُوْلُ اِنَّهَا...: موسیٰ نے اللہ سے پوچھ کر ان کو پوری وضاحت کے ساتھ بتا دیا کہ اللہ تعالیٰ فرما رہا ہے کہ گائے کیسی ہو۔

- عَوَانٌ بَيۡنَ ذٰلِكَ...: یہاں دو علامتیں بیان کی گئیں تا کہ کوئی شک و شبہ باقی نہ رہے۔ وہ یہ کہ گائے بہت بوڑھی بھی نہ ہو اور نہ ہی بالکل کم عمر ہو؛ بلکہ درمیانی عمر والی ہو۔
- اس میں ہمارے لیے ایک سبق ہے کہ جب کبھی کسی کے حد سے گزرنے یا غلط بیانی کا اندیشہ ہو تو وہاں پر بالکل واضح الفاظ میں صاف بات کی جائے۔
- فَافۡعَلُوۡا مَا تُؤۡمَرُوۡنَ: یہاں اللہ کا ایک رسول ان سے مطالبہ کر رہا ہے کہ وہ گائے کو ذبح کریں، جو کہ ایک بالکل آسان حکم تھا۔

حدیث

حضرت ابوہریرہؓ نے کہا کہ ہمیں رسول اللہ ﷺ نے خطبہ دیا اور فرمایا: "اے لوگو! تم پر حج فرض ہوا ہے تو حج کرو"۔ ایک شخص نے سوال کیا: اے اللہ کے رسول! کیا ہر سال؟ آپ ﷺ خاموش رہے، اس نے تین مرتبہ سوال دہرایا۔ پھر آپ ﷺ نے فرمایا: "اگر میں ہاں کہہ دیتا تو حج ہر سال فرض ہو جاتا اور اگر ایسا ہو جاتا تو ہر سال حج کرنا تمہارے لیے ممکن نہ ہوتا۔ پھر فرمایا: جب تک میں تمہیں تمہارے حال پر چھوڑ رکھوں، مجھے میرے حال پر چھوڑ دو؛ اس لیے کہ تم سے پہلی امت کے لوگ اسی سبب سے ہلاک ہوئے ہیں کہ انہوں نے اپنے انبیاء علیہم السلام سے بہت سوال کیے اور ان سے بہت اختلاف کرتے رہے۔ پھر جب میں تم کو کسی بات کا حکم دوں اس میں سے جتنا ہو سکے بجالاؤ اور جب کسی بات سے منع کروں اس کو چھوڑ دو"۔ (مسلم: 3095)

- ادۡعُ لَنَا رَبَّكَ...: اس بار بھی ان کا رویہ ویسا ہی تھا کہ ذرا اپنے رب سے پوچھو تو سہی کہ اس گائے کا رنگ کیسا ہونا چاہیے!
- اِنَّهٗ يَقُوۡلُ اِنَّهَا...: پھر ایک بار، حضرت موسیٰؑ ناراض ہونے کے بجائے دوبارہ اللہ سے پوچھ کر بالکل صاف اور واضح انداز میں انہیں جواب دیتے ہیں۔
- صَفۡرَآءُ، فَاقِعٌ...: گائے کے رنگ کے بارے میں تین علامتیں بتائی گئیں۔
- اے اللہ تو کتنا مہربان، نرمی کا معاملہ کرنے والا اور رحیم ہے کہ بنی اسرائیل کی اتنی ساری بے تکی باتوں کے بعد بھی تو ناراض نہ ہوا! ہم پر بھی رحم فرما اور ہمیں معاف فرمادے۔

اسباق، دعا اور پلان (مثال کے طور پر)

- بنی اسرائیل نے نہ صرف حضرت موسیٰ علیہ السلام کے ساتھ بلکہ اللہ کے احکام کے ساتھ بھی توہین کا معاملہ کیا۔
- بنی اسرائیل کے دلوں میں خود انہیں نجات دلانے والے کی بھی کوئی عزت اور عظمت نہ تھی۔
- بنی اسرائیل کی نافرمانی اور حد سے گزرنے کے باوجود موسی علیہ السلام نے انتہائی صبر کا مظاہرہ کیا۔
- بنی اسرائیل کے سوالات لاعلمی یا جہالت کی وجہ سے نہیں بلکہ سرکشی اور بغاوت کی وجہ سے تھے، اس کے باوجود اللہ تعالیٰ نے ان کے تمام سوالوں کا جواب دیا۔ یقیناً اللہ تعالیٰ نہایت ہی بردبار، بے حد معاف کرنے والا اور رحیم ہے۔

دعا: اے اللہ! میری مدد فرما کہ میں ساری زندگی تیری ناراضگی والے کاموں سے دور رہوں۔

پلان: میرے گناہوں کے باوجود اللہ تعالیٰ مجھ پر ہمیشہ رحم و کرم فرماتا ہے اس لیے میں روزانہ دل کی گہرائیوں سے توبہ کروں گا اور اللہ کا ذکر و شکر کروں گا۔

اسماء اور افعال

اس سبق کی آیات میں آنے والے کچھ اسماء اور افعال نیچے دیے گئے ہیں۔

اسماء		
واحد	جمع	معانی
جَاهِل	جَاهِلُوْنَ، جَاهِلِيْنَ	جاہل
بِكْر	أَبْكَار	چھوٹی عمر والی
لَوْن	أَلْوَان	رنگ

افعال: نیچے دیے گئے افعال کی TPI کے ساتھ مشق کیجیے								
تکرار	مادہ اور کوڈ	فعل ماضِ	فعل مضارع	فعل امر	اسم فاعل	اسم مفعول	کام کا نام	معانی
244	أ م ر / ن	أَمَرَ	يَأْمُرُ	مُرْ	آمِر	مَأْمُوْر	أَمْر	حکم دینا
5	ذ ب ح / ف	ذَبَحَ	يَذْبَحُ	اِذْبَحْ	ذَابِح	مَذْبُوْح	ذَبْح	ذبح کرنا
19	ج ه ل / س	جَهِلَ	يَجْهَلُ	اِجْهَلْ	جَاهِل	مَجْهُوْل	جَهَالَة	جاہل ہونا
1	ف ر ض / ک	فَرُضَ	يَفْرُضُ	اُفْرُضْ	فَارِض	-	فَرَاضَة	بوڑھا ہونا
105	ف ع ل / ف	فَعَلَ	يَفْعَلُ	اِفْعَلْ	فَاعِل	مَفْعُوْل	فِعْل	کرنا
1	ف ق ع / ف	فَقَعَ	يَفْقَعُ	اِفْقَعْ	فَاقِع	–	فَقْع	گہرا رنگ ہونا
95	ن ظ ر / ن	نَظَرَ	يَنْظُرُ	اُنْظُرْ	نَاظِر	مَنْظُوْر	نَظَر	دیکھنا
11	ه ز أ / ف	هَزَأَ	يَهْزَأُ	اِهْزَأْ	هَازِئ	مَهْزُوْء	هُزُء	مزاق کرنا
12	ع و ذ / قا	عَاذَ	يَعُوْذُ	عُذْ	عَائِذ	مَعُوْذ	عَوْذ	پناہ لینا
199	د ع و / دعہ	دَعَا	يَدْعُوْ	اُدْعُ	دَاعٍ	مَدْعُوّ	دُعَاء	پکارنا
4	س ر ر / ظنّ	سَرَّ	يَسُرُّ	اُسْرُرْ	سَارّ	مَسْرُوْر	سُرُوْر	خوش کرنا
41	ب ي ن / علا+	بَيَّنَ	يُبَيِّنُ	بَيِّنْ	مُبَيِّن	مُبَيَّن	تَبْيِيْن	واضح کرنا